پُکارنے کا انداز

مدنی مشوروں کے مدنی پھول

نومبر 2025

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پُکارنے کا انداز

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے کہ: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم کے پکارنے کا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے آخری نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زندگی ہر مسلمان کے لئے عملی نمونہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت میں اللہ پاک کی اطاعت ہے اور آپ کی خوشی میں اللہ پاک کی خوشنودی ہے اور آپ کی ناراضگی میں اللہ پاک کی ناراضگی ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ایک پیارا خُلق کسی کو پکارنے کا محبت بھرا انداز بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہُنَّ کو کس انداز سے پکارتے تھے، آیئے ملاحظہ کیجئے:

اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو اُن کی کنیت اور اُن کے پسندیدہ ناموں سے پکارتے تھے۔[2] بسا اوقات اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان یا ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہُنَّ کے ناموں کو مختصر یا تصغیر

1 ...مسند الفردوس، 2/ 291، حدیث: 3330
2 ...الشفاء، باب الثانی فی تکمیل اللہ تعالٰی لہ المحاسن... الخ، فصل فی حسن عشرتہ... الخ، جز1، ص99 دار الفکر

کر کے محبت بھرے انداز سے پکارتے تھے۔ مثلاً حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یَا عُثَیْم [1]
☆حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ کو یَا اُنَیس [2] ☆حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا کو یَا عائِش [3]
اور حُمَیْرَاء (سُرخ رنگ والی) [4] ☆حضرت زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو یَا زُوَیْنَب [5] کہہ
کر پُکارا۔ اسی طرح بعض اوقات نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کرام کو جس حالت میں
ملاحظہ فرماتے ویسے القابات سے نواز دیتے، جیسا کہ

☆ ایک دفعہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور مُلاحَظہ فرمایا کہ حضرتِ
علی رضی اللہ عنہ پر سے چادر ہٹ گئی ہے، جس کی وجہ سے پیٹھ، مِٹّی سے آلودہ ہے۔ رسولِ
کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کی پیٹھ سے مِٹّی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ فرمایا: قُمْ اَبَا تُرَابٍ یعنی
اٹھو! اے ابو تُراب۔ [6]

☆ حضرت ابو ہریرہ کا اصل نام "عبد اللہ یا عبد الرحمٰن" ہے۔ ایک دن حضور نبی رحمت
صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِن کی آستین میں ایک بلی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں
یَا اَبَا هُرَيْرَه یعنی اے بلی والے! کہہ کر پکارا، اسی دن سے آپ کا یہ لقب مشہور ہو گیا۔ [7]

☆حضرتِ عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضورِ
انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی تھکتا اپنی

---

1 ...مسند احمد، 10 / 588، حدیث: 26884
2 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم احسن الناس خلقاً، ص907، حدیث: 54-(2310)
3 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم، باب فضل عائشہ، ص951، حدیث: 3768
4 ...معجم کبیر، 9 / 363، حدیث: 18433
5 ...جمع الجوامع، 5 / 489، حدیث: 16835
6 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب علی بن ابی طالب۔۔۔الخ، ص535، حدیث: 3703
7 ...استیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابو ہریرہ الدوسی، 1 / 333، دار الکتب العلمیہ بیروت

تلوار، ڈھال اور تیر مجھ پر ڈال دیتا یہاں تک کہ مجھ پر بہت سا سامان جمع ہو گیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم سفینہ (بحری جہاز) ہو۔ جب سفینہ سے آپ کا (اصلی) نام پوچھا جاتا تو کہتے: میں بالکل نہیں بتاؤں گا، (کیونکہ) میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرا لقب سفینہ رکھا ہے۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات علیہمُ الرّضوان کو ایسے پیارے انداز سے پکارتے جس میں محبت اور اپنائیت کا پہلو شامل ہوتا اور سننے والے کا بھی دل خوش ہو جاتا۔ عُرف و عادت کے مطابق ہمیں بھی اپنے گرد محبت اور اپنائیت بھرا ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے لیکن اس میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو جس نام یا لقب کو ہم محبت اور اپنائیت کا استعارہ سمجھ رہے ہوں وہ سامنے والے کو پسند ہی نہ ہو اور وہ محض مروّت کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ کرتا ہو، لہٰذا صرف وہ الفاظ استعمال کئے جائیں جو دوسروں کو پسند ہوں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ لوگوں کو اچھے نام یا کنیت سے پکارا جائے جیسا کہ حضرتِ حنظلہ بن حِذْیَم رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص کو اس کے محبوب نام اور کنیت سے بلایا جائے۔ (2)

لوگوں کو اچھے ناموں سے پکارنے سے پیار و محبت بھری فضا قائم ہوتی ہے جیسا کہ نَبِیِّ مُعَظَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری سچی محبت کا باعث بنیں گی: (1) مجلس میں اس کے لیے فراخی (وسعت) پیدا کرو (2) اُسے

1 ...مسند امام احمد، مسند الانصار حدیث ابی عبد الرحمن سفینۃ، 9/100، حدیث: 22556 ملتقطاً

2 ...الادب المفرد، باب یدعی الرجل باحب الاسماء الیہ، ص244، حدیث: 819

اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ اور (3) جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو۔[1]

کسی کا نام یاد نہ ہو تو کیسے پکارا جائے؟

عموماً ہمیں کسی کا نام معلوم نہ ہو اور اسے بلانا ہو تو ہم اُسے پکارنے کے لئے عجیب وغریب انداز اختیار کرتے یا "اوئے!" یا "ہیلو!" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ جبکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک انداز یہ تھا کہ جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اسے "یَا اِبْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یعنی اے عبد اللہ کے بیٹے!" کہہ کر بلاتے تھے۔[2]

حضرتِ امام شرفُ الدّین نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اَذِیّت نہ ہو، اس میں جھوٹ اور خوشامد نہ ہو مثلاً: اے بھائی، اے میرے سردار، اے فُلاں، اے فُلاں کپڑے والے، اے گھوڑے والے، اے اُونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے اَلفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسبِ حال ہوں۔[3]

حضور کی پسند اور پکارنے کا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے آج کل ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کریمانہ اخلاق سے دور ہوتے چلے جارہے ہیں اور ہماری طبیعتوں میں کچھ ایسا زہر پھیلتا جارہا ہے کہ ہم عام بول چال میں ایک دوسرے کو محبت بھرے انداز سے پکارنے کے بجائے ایسے الفاظ سے پکارتے ہیں جو دل آزاریاں اور نفرتیں پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔

1 ...معجم اوسط، 2/345، حدیث:3496

2 ...معجم اوسط، 2/326، حدیث:3436

3 ...الاذکار، کتاب الاسماء، باب نداء من لایعرف اسمہ، ص231 ملتقطاً

اللہ پاک نے پارہ 26 سورۃُ الحجرات آیت نمبر 11 میں ایک دوسرے کے برے نام رکھنے کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بُرے القاب سے مت پکارو

وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ

(پ26،الحجرات:11)

ترجمۂ کنز العرفان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسلمان کو کتا، گدھا، سور وغیرہ نہ کہو، دوسرے یہ کہ جس گنہگار نے اپنے گناہ سے توبہ کرلی ہو پھر اسے اس گناہ کا طعنہ نہ دو، تیسرے یہ کہ مسلمان کو ایسے لقب سے نہ پکارو جو اسے ناگوار ہو اگرچہ وہ عیب اس میں موجود ہو، او کانے، او ٹینی، او لنگڑے، اندھے کہہ کر نہ پکارو۔ اگرچہ یہ بیماریاں اس میں ہوں۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسے ناموں اور ایسے القاب سے پکاریں کہ ان کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو۔ یاد رہے کہ مسلمان کی عزت و حرمت کا یہ مقام ہے کہ حدیثِ پاک میں بندۂ مومن کی حُرمت کو کعبہ سے بڑھ کر قرار دیا گیا ہے۔(2)

بعض اوقات صاحبِ منصب، نگران، ذمہ دار، یا کوئی بھی عہدیدار اپنے ماتحتوں، ملازموں یا اپنے سے کم مرتبہ افراد کو اس انداز سے پکارتے یا بلاتے ہیں جو دل آزاریوں کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لئے بولنے سے پہلے احتیاط برتی جائے، بعض اوقات نجی محفل یا

---

1 ...تفسیر نورالعرفان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:11

2 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب حرمۃ دم المؤمن ومالہ، ص633، حدیث:3932 ماخوذاً

مخصوص حلقے میں کسی کو کسی خاص انداز یا نام سے پکارنا برا نہیں لگتا لیکن مجمعِ عام میں وہی انداز دل آزاری کا باعث بن جاتا ہے۔ لٰہذا سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

نام بگاڑنے کا حکم

آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر ذِمّی کو بھی بلاحاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شِکنی ہو، اُسے ایذاء پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے، اگرچہ بات فِی نَفْسِہٖ سچّی ہو، ''فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا'' (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں)۔[1]

جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عُموماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے۔ کیونکہ کسی کو الٹے نام سے پکارنے والے پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں، چنانچہ؛

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ عُمَیر بن سَعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے تاجوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔[2] یعنی کسی ایسے لقب سے نہ پکارے جو اُسے برا لگے، ایسا نہیں

1 ...فتاویٰ رضویہ، 23/204

2 ...عمل الیوم واللیلۃ لابن سنّی، باب الوعید ان یدعی الرجل بغیر اسمہ، ص239

ہے کہ اچھے نام سے پکارنا بھی منع ہو جیسے اے بندۂ خدا (عبد اللہ)! وغیرہ۔[1]

اللہ پاک ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کو اچھے اور محبت بھرے انداز سے پکارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (اٰمین)

مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشوروں سے ماخوذ مدنی پھول

آیئے! پکارنے کے انداز سے متعلق امیرِ اہلِ سنّت کے مدنی مذاکروں اور مرکزی مجلسِ شورٰی کے مدنی مشوروں سے لئے گئے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں:

☆ نام لے کر پُکارنا سُنّت ہے، ہر ایک کو "حاجی صاحب" نہ کہا کریں، اِس طرح نام کی پہچان بھی نہیں ہو پاتی۔[2]

☆ لوگوں کو جتنے اچھے ناموں سے پکاریں گے تو اُنہیں اچھا لگے گا مثلاً حاجی کو حاجی فُلاں، حافظ کو حافظ فُلاں، مفتی صاحب کو مُفتی فُلاں کہنے سے اُن کے دل میں خوشی داخل ہو گی، ان کے دل میں ہماری قدر بڑھے گی اور محبت میں اضافہ ہو گا۔[3]

☆ کسی کو پُکارتے وقت مدینہ کہنے کے بجائے اُس کے نام اور کنیت سے پکارا جائے، مثلاً عمران بھائی، ابوماجد وغیرہ۔[4]

☆ دوسروں کی عزّت کریں اور اچھے نام سے پکاریں۔[5]

صلّوا علی الحبیب صلّی اللہُ علٰی محمد

1 ...التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف المیم، 2/416، بتغیر

2 ...مدنی مذاکرہ (آف ایئر)، 6 ربیع الآخر 1436ھ بمطابق 26 جنوری 2015ء

3 ...مدنی مذاکرہ، 30 جمادی الاولٰی 1441ھ بمطابق 25 جنوری 2020ء

4 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 3 تا 5 ذیقعدۃ الحرام 1440ھ بمطابق 7 تا 9 جولائی 2019ء

5 ...مدنی مشورہ مرکزی مجلسِ شوریٰ، 16 تا 19 ربیع الآخر 1441ھ بمطابق 14 تا 17 دسمبر 2019ء